65702-کیا رات کو تہجد پڑھنے والا شخص امام کے ساتھ تراویح میں وتر ادا کرلے ؟

سوال

میں ایک مسلمان عورت ہوں اور نماز تراویح پابندی سے ادا کرتی ہوں عام طور پر جب میں نماز کے لیے مسجد نہیں جاتی تو مجھ سے چھوٹا بھائی بھی مسجد نہیں جاتا، اور جب ہم مسجد میں جائیں تو وتر امام کے ساتھ ہی ادا کرتے ہیں، میری عادت ہے کہ میں رات کو تہجد اور قرآن کی تلاوت کے لیے اٹھتی ہوں لیکن وتر ادا کرلینے کے بعد نماز تہجد ادا نہیں کر سکتی لہذا میرے لیے بہت کیا ہے ؟

آیا میں مسجد میں نماز تراویح ادا کروں تا کہ میں میرا بھائی بھی نماز ادا کرلے، یا کہ گھر میں رہوں تا کہ رات کو نماز تہجد ادا کرسکوں، دونوں میں زیادہ ثواب کس میں ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

آپ کا مسجد میں
جانا اور جماعت کے ساتھ نماز تراویح کی ادائیگی اور مسلمان بہنوں سے ملاقات کرنا،
یہ سب خیر و بھلائی اور ہدایت پر مبنی ہے، اور آپ کی اپنے بھائی کے لیے
اس خیر و بھلائی میں معاونت ایک اور زیادہ اطاعت کا کام ہے.

اس اور رات کے وقت تہجد کی ادائیگی
میں کوئی تعارض نہیں، آپ ان مندرجہ ذیل دو چیزوں میں سے ایک پر عمل کر کے یہ سب
فضائل سمیٹ سکتی ہیں :

اول :

آپ امام کے ساتھ وتر ادا کرلیں، اور
پھر اگر اس کے بعد آپ کے لیے تہجد کی ادائیگی میسر ہو تو دو دو رکعت کر کے جتنی
نماز تہجد اللہ تعالی نے آپ کے لیے لکھی ہے وہ ادا کریں، اور نماز وتر دوبارہ ادا
نہ کریں، کیونکہ ایک رات میں دو بار وتر ادا نہیں ہو سکتے.

دوم :

وتر آپ رات کے آخری حصہ کے لیے موخر
کردیں اور جب امام وتر کی نماز میں سلام پھرے تو آپ اس کے ساتھ سلام نہ پھیریں،

بلکہ کھڑے ہو کر ایک رکعت زیادہ ادا کرلیں تا کہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا ہو سکے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب امام وتر پڑھاتا ہے تو بعض لوگ اس کے ساتھ سلام پھیرنے کی بجائے ایک رکعت اٹھ کر ادا کرتے ہیں تا کہ وتر رات کے آخر میں ادا کر سکیں، تو اس فعل کا حکم کیا ہے؟ اور کیا اسے امام کے ساتھ قیام کہا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ہم تو اس میں کوئی حرج نہیں جانتے، علماء کرام نے یہی بیان کیا ہے، اور اس میں حرج بھی کوئی نہیں تا کہ رات کے آخر میں وتر ادا ہو سکے، اور اس پر یہ صادق آ سکے کہ اس نے امام کے ساتھ قیام کیا حتی کہ امام چلا گیا، کیونکہ اس نے تو امام کے ساتھ بلکہ اس نے تو شرعی مصلحت کی بنا پر ایک رکعت زیادہ ادا کی ہے تا کہ وہ رات کے آخر میں وتر ادا کر سکے، تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور اس سے وہ امام کے ساتھ قیام کرنے سے خارج نہیں ہوتا، بلکہ اس نے امام کے جانے تک اس کے ساتھ قیام کیا لیکن وہ اس کے ساتھ نہیں گیا بلکہ وہ تو امام کے جانے کے بعد دیر میں گیا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11/ 312).

اور اسی طرح کا ایک سوال فضیلۃ الشیخ ابن جبرین حفظہ اللہ تعالی سے کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

"مقتدی کے حق میں افضل یہ ہے کہ وہ امام کی اقتدا کرے حتی کہ امام تراویح اور وتر سے فارغ ہو جائے، تا کہ اس پر یہ صادق آئے کہ اس نے امام کے فارغ ہونے امام کے ساتھ نماز ادا کی، تو اسے رات کے قیام کا ثواب حاصل ہو جیسا کہ امام احمد وغیرہ علماء نے کیا ہے.

اوراس بنا پر اگر وہ امام کے ساتھ
وتر ادا کر کے فارغ ہوا تو اسے رات کے آخر میں وتر ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں،
لہذا اگر وہ رات کے آخر میں بیدار ہو تو جتنی اس کے مقدر میں نماز لکھی ہے وہ دو دو
رکعت کر کے ادا کرے، اور وتر نہ دھرائے، کیونکہ ایک رات میں دو بار وتر نہیں
ہوتے...

اور بعض علماء نے امام کے ساتھ وتر
میں ایک رکعت زیادہ ادا کرنے کو افضل کہا ہے، یعنی وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد
ایک رکعت زیادہ ادا کرنے کے بعد سلام پھیرے، اور تہجد کے آخر میں وتر ادا کرے،
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب تم میں سے کسی کو صبح کے طلوع
ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کر کے اپنی نماز کو وتر کر لے"

اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے:

"تم اپنی رات کی نماز میں سب سے آخر
میں وتر ادا کرو" انتہی

ماخوذ از: فتاوی رمضان (826).

اور مستقل فتوی کمیٹی نے فتوی دیا ہے
کہ یہ دوسرا طریقہ بہتر اور احسن ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (207/7).

ہم اللہ تعالی سے آپ کے لیے توفیق
اور صراط مستقیم کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم.